فروری ۱۹۷۱ء کا تازہ

پھول

T.T.F LIBRARY
No: 236

بچوں کے لیے
دلچسپ اور خوشنما رسالہ

قیمت: ۷۵ پیسے

پھول ۳/-

جناب سید امتیاز علی تاج کی یاد میں

T.T.F LIBRARY
No: 236

پتّیاں

عید آئی (نظم)	خاطر غزنوی	۴	کیلنڈر ۱۹۷۱ء		۱۸
خبریں	اکمل علیمی	۵	عید مبارک (نظم)	منان عزمی	۲۰
کھیل		۷	سخاوت	میرزا ادیب	۲۲
طوطے کا پنجرہ	حجاب امتیاز علی	۸	ہوا کا غصّہ	بنت مرزا محمد رشید	۲۸
رسول اللہ نے کہا	سیّد امتیاز علی تاج	۱۱	لطیفے		۳۰
ایک ٹانگ کا بادشاہ (پہلی قسط)	غلام عباس	۱۵	بچوں کا ورکشاپ	منان عزمی	۳۲

قیمت: مغربی پاکستان میں ۷۵ پیسے فی رسالہ، مشرقی پاکستان میں ۹۰ پیسے فی رسالہ
محکمہ تعلیم پنجاب سے منظور شدہ بحوالہ چٹھی نمبر ایس۔او (سی ڈی) - ۱۲ - ۱/۱ بتاریخ ۲ جنوری ۱۹۷۱ء لاہور

انعامی بانڈ، بہترین عیدی۔ بہترین تحفہ

شادی بیاہ۔ سالگرہ۔ امتحانوں میں کامیابی اور دیگر تقریبوں اور تہواروں پر نیک تمناؤں کا اظہار اور تحفے تحائف دینا ہماری روایات میں شامل ہے۔ لیکن بہتر ہے انعامی بانڈ کا تحفہ پیش کیجئے۔ یہ تحفہ تادیر آپ کی یاد دلاتا رہے گا۔
انعامی بانڈ ہر مہینہ کی ۱۵ تاریخ کو انعامات حاصل کرنے کے بہترین مواقع فراہم کرتا ہے۔

دس روپے والے انعامی بانڈوں کے ہر سلسلہ پر ۱۲۰ انعامات
پانچ روپے والے انعامی بانڈوں کے ہر سلسلہ پر ۱۲۸ انعامات

انعامی بانڈ
وطن کی ترقی اور حفاظت کے لئے

بچت کیجئے

ORIENT

عید آئی

عید آئی عید آئی
کھیل تماشے، جھولے لائی
عید آئی عید آئی

رنگ برنگے اور چمکیلے
سبز گلابی لال اور نیلے
اودے پیلے جوڑے لائی
عید آئی عید آئی

میرے لیے آئے ہیں گہنے
جھوم جھوم کر میں نے پہنے
خوش ہیں ہم سب بہنیں بھائی
عید آئی عید آئی

میلے کو اب جائیں گے ہم
اچھی چیزیں کھائیں گے
ٹافی بسکٹ اور مٹھائی
عید آئی عید آئی

—— خاطر غزنوی

خبریں

اکمل علیمی

دستور ساز اسمبلی کا اجلاس

فروری کے وسط میں ہو گا۔ اس کے ۳۱۳ ممبر ہوں گے ان میں تیرہ عورتیں ہوں گی باقی مرد! یہ اسمبلی پاکستان کے لیے بنیادی قانون بنائے گی جسے دستور یا آئین بھی کہا جاتا ہے۔ اسمبلی کا پہلا اجلاس ڈھاکہ میں ہو گا۔

دنیا بھر کے مسلمان ۷، فروری کو عیدالاضحٰی منائیں گے۔ یہ دن مسلمانوں کو خدا کی راہ میں بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے کا سبق دیتا ہے۔ عید سے ایک روز قبل مکہ معظمہ میں حج ہو گا دنیا کے کونے کونے سے جمع ہونے والے لاکھوں مسلمان اس تقریب میں شریک ہوں گے۔

چڑیا گھر کی خبریں

لاہور میں اس مہینے ایک طوطے کی شادی ہو گی۔ اس میں شامل ہونے کے لئے سرکاری طور پر کئی لوگوں کو بلایا جائے گا اس شادی کا دُلہا چڑیا گھر لاہور کا ایک طوطا ہے جو تیس سال سے لاہور کے چڑیا گھر میں اپنی دُلہن کے انتظار میں تھا۔ یہ طوطا جوناگڑھ کے نواب صاحب نے لاہور کے چڑیا گھر کو تیس سال پہلے تحفہ دیا تھا۔ یہ انگلستان کا طوطا ہے اس کی دُلہن کو منگوانے کے لیے پونڈ درکار تھے جو چڑیا گھر کے پاس نہیں تھے۔

Taj Tahir Foundation

اب پنجاب کے گورنر صاحب نے
پاکستانی روپوں کے بدلے چڑیا گھر
کو پونڈ دلوا دیئے ہیں اور چڑیا گھر
والوں نے انگلستان خط لکھ دیا
ہے کہ طوطے کی دُلہن کو بھیج
دیا جائے۔ اب امید ہے کہ
اس مہینے طوطے کی دُلہن لاہور کے
چڑیا گھر میں پہنچ جائے گی۔

چڑیا گھر میں اس مہینے کئی
نئے جانور پہنچنے والے ہیں ان میں

سب سے اہم دریائی گھوڑا ہے
لاہور کے شہری پہلی مرتبہ دریائی
گھوڑا دیکھیں گے۔ اس کے علاوہ
کنگرو، مکڑی نما بندر، بڑے بڑے
رنگین طوطے اور ایک نیا جانور
کساوری بھی خریدا گیا ہے۔ یہ
شتر مرغ کی نسل سے تعلق رکھتا
ہے۔ گینڈا بھی اس مہینے لاہور پہنچ

جائے گا۔ کراچی کے چڑیا گھر
میں گینڈے پہلے سے موجود
ہیں۔ بڑے جانوروں میں شیروں
کی نئی اور خوبصورت نسل بھی آنے
والی ہے۔

چڑیا گھر میں سانپ گھر اور
ریچھ گھر کی تعمیر مکمل ہو گئی ہے
اور بندر گھر اور زرافہ گھر جلدی
جلدی بنائے جا رہے ہیں۔

ہرن پھنس گیا!

ہرن سیر کرنے نکلا تو گھر کا راستہ بھول گیا۔ آپ ذرا ہرن کو راستہ تلاش کرنے میں مدد دیں۔

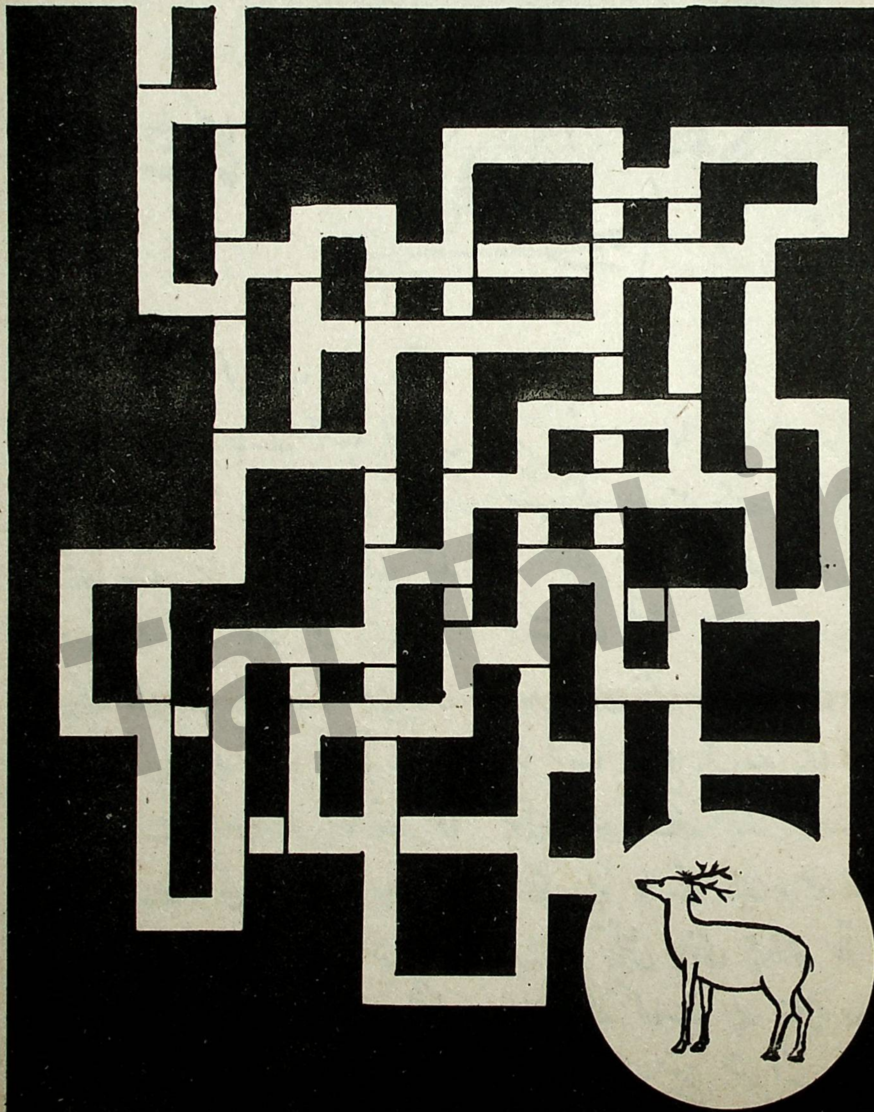

Taleem Foundation

طوطے کا پنجرہ

مَیں آپ کو ایک سچّا واقعہ سناتی ہوں۔ نہ جانے آپ کو اس پر ہنسی آئے یا نہ آئے میرا تو ہنسی سے بُرا حال ہو گیا تھا۔ لیکن میری امّی جان کہتی ہیں کہ ویسے بھی مَیں بات بات پر ہنستی ہوں، اور بلاوجہ قہقہے لگاتی ہوں۔ جو واقعہ مَیں آپ کو سنانے لگی ہوں اسے سُن کر امّی جان کو تو کوئی خاص ہنسی آئی نہ تھی! وَیسے ان بڑوں کا کیا ہے مشکل ہی سے کسی بات پر ہنستے ہیں۔ گُم سُم اور اداس رہنا تو اِن سب کی عادت ہے!

واقعہ سارا یہ ہے۔ سنیئے! شبِ برات کی چھُٹی پر مَیں اپنے بڑے ماموں جان کے ہاں چلی گئی۔ ان کے گھر شبِ برات بڑے رونق کی ہوتی ہے۔ کنبُے کے سارے بچے اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ حلوے پکتے ہیں اور آتش بازی چھوڑی جاتی ہے۔ رات کے کھانے پر ممانی جان نے حسبِ معمول قسم قِسم کے حلوے

بنائے تھے۔ چنے کا حلوہ، سُوجی کا حلوہ، انڈوں کا حلوہ اور غضب کی پوُریاں، کچوریاں ورقی، پراٹھے!

اچھا اب قِصہ یوں ہُوا کہ اسی دِن ماموں ابّا کے ہاں ان کے بچپن کے پرانے دوست فجّو صاحب کراچی سے مہمان آ گئے۔ مجھے تو یقین ہے کہ وہ دفتر سے تین دن کی چھٹی لے کر شبِ برات کے حلووں ہی کی خاطر تشریف لائے تھے! رات کے کھانے پر ہم سب لذیذ کھانے بڑے شوق سے کھاتے رہے۔ فجّو صاحب کو انڈوں کا حلوہ بے حد پسند آ گیا۔ اپنی پلیٹ میں لبالب حلوہ نکالتے اور آخری نوالے پر بُرا سا مُنہ بنا کر ماموں جان سے کہتے "توبہ کڑوا بادام مُنہ میں آ گیا"۔ اس بہانے دوبارہ اپنی پلیٹ حلوہ سے بھرتے۔ یہ دیکھ کر میری ہنسی رُکتی نہ تھی۔ مگر، ادب کے مارے مَیں چپُ تھی۔ ویسے بھی فجو صاحب کھانے پینے کے سلسلے میں بے احتیاط! اس پر ماموں ابّا قبلہ کا اصرار، کچھ ضرورت سے زیادہ ہی نوش فرما گئے۔

کھانے کے بعد ہم سب بچّے صحن میں پٹاخے چھوڑنے کے لیے چلے گئے۔ فجو صاحب بھی خشک میوے کی طشتری لے کر آتشبازی کا کھیل دیکھنے ہم بچوں میں آ بیٹھے۔ اب دیکھئے کیا ہُوا کہ ساڑھے گیارہ بجے ان کے پیٹ میں پہلے ہلکا درد اٹھا۔ پھر بڑھتے بڑھتے اتنا بڑھا کہ ہم سب گھبرا گئے۔ میرے ماموں ابّا ذرا کمزور دِل کے آدمی ہیں۔ ان کے تو ہاتھوں کے طوطے اُڑ گئے۔

Taj Tahir Foundation

بولے "ہائے اب کیا کروں ؟"

"کرنا کیا ہے ڈاکٹر صاحب کو جلدی فون کیجئے !" ممانی جان نے جواب دیا۔

"حسبِ معمول فون بھی تو خراب ہے ہمارا !" ماموں بولے۔

"تو آپ بھاگ کر انجینئر صاحب کی کوٹھی پر جائیے وہیں سے فون کر دیجئے ۔"

ماموں جان بے حد گھبراہٹ کے ساتھ بولے۔ "سڑک کی بجلی فیل ہو گئی ہے ، ویسے بھی رات کو مجھے کم نظر آتا ہے ، اندھیرے میں بھٹکتا پھروں گا ۔"

"توبہ آپ تو بوکھلائے جاتے ہیں ، ہمت سے کام لیجئے ، لالٹین جلائے دیتی ہوں اسے ہاتھ میں لے کر چلے جائیے ۔" ممانی جان بولیں اب سنیئے کہ ماموں جان لالٹین ہاتھ میں لٹکائے تیزی سے باہر نکل گئے اور تھوڑی دیر بعد فون کر کے واپس آئے تو ہم بچوں نے دیکھا کہ ان کے ہاتھ میں لالٹین کی بجائے انجینئر صاحب کے طوطے کا پنجرہ لٹک رہا تھا ! جلدی میں انہوں نے بغیر دیکھے لالٹین کی بجائے طوطے کا پنجرہ اٹھا لیا تھا !

حجاب امتیاز علی

"تازہ پھول" کی قیمت

مغربی پاکستان :- ایک رسالہ ۷۵ پیسے ششماہی ۴½ روپے ، سالانہ ۹ روپے معہ خاص نمبر اور ایک دلچسپ کتاب ۔ مشرقی پاکستان :- ایک رسالہ ۹۰ پیسے ششماہی ۵ روپے ، سالانہ ۱۰ روپے معہ خاص نمبر !

بیرونِ ممالک (ایک رسالہ بذریعہ ہوائی جہاز)

انگلستان :- ۲ شلنگ ۔ دبئی ۳/۴ ریال ۔ قطر ۲ ریال بحرین ۷۵ فلس ، سعودی عرب ۳/۴ ریال ، کویت ۵۰ فلس

پتہ

حجاب بلڈنگ ۱-اے لنک

پھول پبلیکیشنز میکلوڈ روڈ لاہور (پاکستان)

رسول اللہ نے کہا ....

ایک روز رسول اللہ صلعم اپنے ساتھیوں میں بیٹھے انہیں اچھی اچھی نصیحتیں کر رہے تھے اتنے میں ایک شخص آیا ۔ بولا ۔ "یا حضرت آج ایک بڑی انوکھی بات میرے دیکھنے میں آئی ۔" حضور صلعم نے بات پوچھنے کو اس کی طرف دیکھا وہ بولا ۔ "میں آج ایک جھاڑی کے پاس سے گزر رہا تھا ۔ اس میں سے مجھے کبوتروں کے بچوں کی چوں چوں کی آواز آئی ۔ میں نے جھاڑی کے پتے سرکائے تو دیکھا ۔ ایک گھونسلا ہے ۔ اس میں کبوتر کے دو ننھے ننھے بچے بیٹھے ہیں ۔ مجھ سے نہ رہا گیا ۔ میں نے ہاتھ بڑھا کر انہیں اٹھا لیا ۔ اپنی

Taj Tahir Foundation

چادر میں رکھ کر آگے چل پڑا۔" اتنے میں ان بچّوں کی ماں کبوتری آ گئی۔ دیکھا گھونسلا خالی پڑا ہے۔ بڑی بے چینی سے ادھر ادھر اُڑ کر اپنے بچّوں کو ڈھونڈنے لگی۔ ساتھ ہی یوں غٹر غوں غٹر غوں کرنے لگی جیسے رو رہی ہو۔"

"ماں کبوتری کی یہ بے چینی مجھ سے دیکھی نہ گئی۔ میں نے بچّوں پر سے چادر کا پلو اٹھا دیا۔ بچّوں کا نظر آنا تھا کہ کبوتری بے اختیار ہو گئی۔ نہ ڈری نہ جھجکی۔ جھٹ میرے ہاتھ پر اُتری اور اپنے ننھّے بچّوں میں بیٹھ گئی۔ دیکھئے حضور یہ سب کے سب میری چادر کے اندر موجود ہیں۔"

یہ کہہ کر اس شخص نے اپنی چادر کھولی اور کبوتری اور اس کے بچّے حضورؐ کے سامنے رکھ دیئے۔

آپ نے کبوتری کے اس ننھّے خاندان کو دیکھا جو شخص انہیں لایا تھا اس سے فرمایا ابھی واپس جاؤ اور ان سب کو ان کے گھونسلے میں واپس رکھ آؤ۔"

یہ فرما کر حضور ذرا سوچ میں پڑے رہے۔ پھر اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھا۔ بھرّائی ہوئی آواز میں فرمایا۔ "ماں کی محبّت کا بھی کیا ٹھکانہ ہے۔ اس ماں کبوتری کے دل میں اپنے ننھّے بچّوں سے کتنا لگاؤ ہے۔ مگر میرے دوستو اللہ میاں نے جسے بھی پیدا کیا۔ اسے اس کا خیال اس سے بھی زیادہ ہے۔ اتنا زیادہ کہ کوئی خیال بھی نہیں کر سکتا۔"

سیّد امتیاز علی تاج

جوابات

جنوری کے "پھول" میں ہم نے آپ سے پوچھا تھا کہ اکتوبر/دسمبر کا "پھول" دیکھ کر یہ بتایئے کہ اس میں ہم سے کیا غلطی ہوئی ہے۔ بہت سے بچّوں نے رسالے کو دیکھ کر غلطیاں تلاش کرنے کی کوشش کی ہے اور ہمیں اپنے جوابات بھیجے ہیں۔ اب ہم آپ کو صحیح جواب بتاتے ہیں۔ پہلی غلطی صفحہ ۲۴ پر تھی۔ اس صفحہ پر دوسرے کالم گیارہویں سطر میں شوال کی بجائے شعبان لکھا گیا ہے۔ ہجری سال میں رمضان کے مہینے کے بعد شوال آتا ہے شعبان نہیں! دوسری غلطی ۲۹ ویں صفحہ پر تھی۔ اس صفحہ پر آخر میں "پھول" جہاں چھپتا ہے اس چھاپے خانے کا، اور اس کے مالک کا نام لکھا ہے۔ چھاپنے والے کو "طابع" کہتے ہیں۔ طابع "ط" سے شروع ہوتا ہے "ت" سے نہیں!

جب ہم نے غلطیاں دیکھیں تو ہم نے کاتب سے پوچھا کہ "جناب یہ غلطیاں ہم نے پکڑ لی ہیں" وہ مان گئے لیکن کہنے لگے کہ آپ نے تو غلطیاں پکڑ لیں لیکن دیکھیں "پھول" بچّے بھی پکڑتے ہیں یا نہیں۔ اب ہم نے آپ کو بتا دیا ہے۔ اب آپ خود فیصلہ کر سکتے ہیں کہ غلطی آپ کو معلوم ہو گئی تھی یا نہیں۔

تاریخی معمّہ کے صحیح جواب

نمبر ایک، چار، پانچ اور آٹھ ہیں۔

دلچسپ کتابیں

بچوں کے لیے بے حد دلچسپ کتابیں جو کہ آپ کے دادا نے بھی پڑھیں، آپ کی دادی نے بھی پڑھیں، آپ کے ابا نے بھی پڑھیں، آپ کی امی نے بھی پڑھیں اور اب آپ پڑھیں گے۔

۱۔ الٰہ دین کا چراغ	قیمت:۔ ایک روپیہ
۲۔ بَدَر بادشاہ اور جواہر شہزادی	" ایک روپیہ پچاس پیسہ
۳۔ بادل کے بچّے	" ایک روپیہ ۷۵ پیسے
۴۔ پانچ ہفتے غبارے میں	" ایک روپیہ ۸۲ پیسے
۵۔ پانچ چھوٹے ناٹک	" ایک روپیہ ۶۲ پیسے
۶۔ تاریخ بھی مزے کی چیز ہے	" دو روپے
۷۔ تیغ بلا	" ایک روپیہ ۲۵ پیسے
۸۔ زلفی	" دو روپے ۵۰ پیسے
۹۔ سلیم کی کہانی	" ۸۷ پیسے
۱۰۔ علی بابا چالیس چور	" ۶۲ پیسے
۱۱۔ غٹر غوں	" ایک روپیہ ۲۵ پیسے
۱۲۔ میاؤں میاؤں	" ایک روپیہ ۶۲ پیسے
۱۳۔ بگلا بھگت	۷۵ پیسے
۱۴۔ بن باسی رستم	" ایک روپیہ

آج ہی خط لکھ کر "وی پی" منگوائیے۔ ملنے کا پتہ:۔

"دارالاشاعت" ۷، ریلوے روڈ

پوسٹ بکس نمبر ۲۹ لاہور

Taj Tahir Foundation

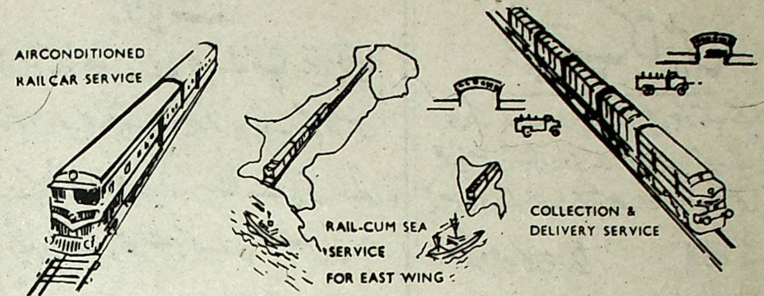

آپ کے لئے
ریلوے کی ۳ اہم سہولتیں

آرام دہ ایئر کنڈیشنڈ ریل کار سروس لاہور تا راولپنڈی راولپنڈی تا لاہور

درجہ دوئم کا کرایہ اور ۳ روپے ۴۵ پیسے ایئر کنڈیشنڈ سرچارج۔ جدید ترین سہولتیں۔ حسبِ خواہش کھانا اور مشروبات!

مشرقی پاکستان کیلئے ریل اور بحری جہاز سے مال کی براہِ راست بکنگ

مشرقی پاکستان کے اہم مقامات کیلئے پاکستان ویسٹرن ریلوے براہِ راست مال بک کرتی ہے

کولیکشن اینڈ ڈیلیوری (C & D) سروس

کراچی اور لاہور کے درمیان آپ کے گودام سے مال بک کر کے مالک کے گودام تک عجلت، حفاظت اور کفایت کے ساتھ پہنچاتی ہے۔ صرف فون کر دیجئے۔

BALAKÉ

پاکستان ویسٹرن ریلوے

ایک ٹانگ کا بادشاہ

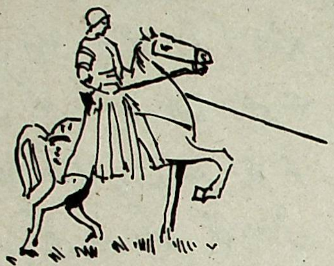

ایک تھا بادشاہ! اسے شکار کھیلنے کا بہت شوق تھا۔ آئے دن اپنے امیروں وزیروں کے ساتھ جنگل میں جاتا اور ہرنوں اور ہرنیوں کا شکار کیا کرتا۔ اسے گھوڑے پالنے کا بھی بہت شوق تھا جہاں کوئی چالاک اور پھرتیلا گھوڑا دیکھ لیتا جھٹ اس کے مالک سے منہ مانگی قیمت پر خرید لیتا۔

ایک دن اس بادشاہ کے دربار میں عرب گھوڑوں کا سوداگر آیا اور آداب بجا لا کر عرض کرنے لگا "حضور! غلام ایک گھوڑا لایا ہے۔ ایسا پھرتیلا کہ پل بھر کو اس کے پاؤں زمین پر نہیں ٹکتے، آنکھ کے اشارے پر ہوا سے باتیں کرنے لگتا ہے۔ لیکن حضور اس میں ایک نقص بھی ہے۔ مزاج کا بڑا کڑوا ہے کسی کو پاس پھٹکنے نہیں دیتا۔ ہر وقت دولتیاں چلاتا رہتا ہے۔ اگر حضور اس گھوڑے کو پسند فرمانا چاہیں تو غلام حاضر کر سکتا ہے۔

بادشاہ نے ہنس کر کہا "میاں سوداگر تم گھوڑے کو لے آؤ یہاں بڑے بڑے منہ زور گھوڑوں کو سیدھا کر ڈالا ہے۔"

دوسرے دن عرب سوداگر

Taj Tahir Foundation

گھوڑا لے کر بادشاہ کی خدمت میں پھر حاضر ہوا۔ گھوڑا دیکھ کر بادشاہ کی باچھیں کھل گئیں۔ ایسا خوبصورت اور پھرتیلا گھوڑا اس نے اپنی عمر میں پہلے کبھی نہ دیکھا تھا۔ خوش ہو کر سوداگر کو مالا مال کر دیا اور گھوڑا اپنے اصطبل میں بھجوا دیا اور کہا "کل ہم گھوڑے پر سوار ہو کر شکار کھیلنے جائیں گے"۔

دوسرے دن صبح سویرے بادشاہ اپنے نئے گھوڑے پر سوار ہو کر امیروں وزیروں کے ساتھ شکار کھیلنے گیا۔ جنگل تک تو خیر گزری لیکن جب بادشاہ ایک شیر کا شکار کر رہا تھا تو ایکا ایکی شیر بادشاہ کی طرف جھپٹا۔ شیر کے جھپٹنے سے بادشاہ کا عربی گھوڑا بھڑک اٹھا اور بادشاہ کو زمین پر پٹخ کر بھاگ گیا۔ اتنے میں کہ بادشاہ کے ساتھی مدد کو پہنچیں شیر نے اپنے تیز دانتوں سے بادشاہ کی ٹانگ چبا ڈالی۔

وزیر بادشاہ کو محل میں لائے اور حکیموں ویدوں کو بلایا۔ حکیموں ویدوں نے اپنی کوئی کوشش اٹھا نہ رکھی مگر بادشاہ کی ٹانگ اچھی نہ ہوئی اور آخر سب نے فیصلہ کیا کہ بادشاہ کی جان اسی صورت میں بچ سکتی ہے کہ ان کی ٹانگ کاٹ دی جائے۔

تھوڑے ہی دنوں میں زخم بھر آیا اور بادشاہ اچھا ہو گیا۔ لیکن ٹانگ کٹ جانے کا اسے بہت رنج تھا۔ اب وہ ہر وقت اداس رہتا، نہ کہیں آتا نہ جاتا، مسہری پر پڑا رہتا۔

اس بادشاہ کی ایک خوبصورت بیٹی تھی اس کا نام تھا مہ جبیں!

وہ اپنے باپ کا دل بہلانے گھنٹوں اس کی مسہری کے پاس بیٹھی رہتی اور ستار بجا بجا کر اپنی میٹھی آواز سے اسے گیت سنایا کرتی، لیکن بادشاہ کا غم کسی طرح دور نہ ہوتا تھا۔

بادشاہ کے محل سے دور ایک پہاڑی تھی، اس پر بڈھا رہتا تھا۔ وہ بڈھا بہت عقلمند اور دانا تھا، دور دور سے لوگ اس کے پاس آتے اور اپنی مصیبتیں بیان کرتے اور وہ طرح طرح کے مشورے دے کر ان کی حاجتیں پوری کیا کرتا۔ ایک دن بادشاہ کے وزیروں نے سوچا کہ اس بڈھے کو بلانا چاہیئے، شاید یہ بادشاہ کا غم دور کر سکے۔ (باقی اگلے مہینے دیکھئے)

Tahir Foundation

پھول
کیلنڈر ۱۹۷۱

مئی

اتوار	۳۰	۲	۹	۱۶	۲۳
پیر	۳۱	۳	۱۰	۱۷	۲۴
منگل	•	۴	۱۱	۱۸	۲۵
بدھ	•	۵	۱۲	۱۹	۲۶
جمعرات	•	۶	۱۳	۲۰	۲۷
جمعہ	•	۷	۱۴	۲۱	۲۸
ہفتہ	۱	۸	۱۵	۲۲	۲۹

جون

اتوار	•	۶	۱۳	۲۰	۲۷
پیر	•	۷	۱۴	۲۱	۲۸
منگل	۱	۸	۱۵	۲۲	۲۹
بدھ	۲	۹	۱۶	۲۳	۳۰
جمعرات	۳	۱۰	۱۷	۲۴	•
جمعہ	۴	۱۱	۱۸	۲۵	•
ہفتہ	۵	۱۲	۱۹	۲۶	•

جولائی

اتوار	•	۴	۱۱	۱۸	۲۵
پیر	•	۵	۱۲	۱۹	۲۶
منگل	•	۶	۱۳	۲۰	۲۷
بدھ	•	۷	۱۴	۲۱	۲۸
جمعرات	۱	۸	۱۵	۲۲	۲۹
جمعہ	۲	۹	۱۶	۲۳	۳۰
ہفتہ	۳	۱۰	۱۷	۲۴	۳۱

اگست

اتوار	۱	۸	۱۵	۲۲	۲۹
پیر	۲	۹	۱۶	۲۳	۳۰
منگل	۳	۱۰	۱۷	۲۴	۳۱
بدھ	۴	۱۱	۱۸	۲۵	•
جمعرات	۵	۱۲	۱۹	۲۶	•
جمعہ	۶	۱۳	۲۰	۲۷	•
ہفتہ	۷	۱۴	۲۱	۲۸	•

عید مبارک

عزمیؔ

پیارے بچو عید مبارک
عید مبارک عید مبارک

اُجلے اُجلے کپڑے پہنو
نیلے پیلے کپڑے پہنو
چوں چوں کرتے جوتے پہنو
پیارے بچو عید مبارک

آپا بھی بن ٹھن کے آئیں
نانی اماں عیدی لائیں
خالہ جان کھلونے لائیں
پیارے بچو عید مبارک

مَیں مَیں کرتا بکرا آیا
ہم نے اس کو خوب سجایا
خوب مزے سے اس کو کھایا
پیارے بچو عید مبارک

مسجد کی رونق تو دیکھو
لوگوں کی ہو حق تو دیکھو
جھولے کی چوں چق تو دیکھو
پیارے بچو عید مبارک

ابّا خوش ہیں امّی خوش ہیں
آپا خوش ہیں ڈیڈی خوش ہیں
عید کا دن ہے سب ہی خوش ہیں
پیارے بچو عید مبارک
عید مبارک عید مبارک

یہ ہمارے سائے ہیں
بھلا پہچانیے
تو ہم کون
ہیں؟

اُبلتے پانی میں بلبلے کیوں پیدا ہوتے ہیں

جب چائے کے لیے پانی گرم کیا جاتا ہے اور وہ کھولنے لگتا ہے تو آپ نے دیکھا ہو گا کہ اس میں سے بلبلے اٹھنے شروع ہو جاتے ہیں۔ پانی زیادہ دیر تک کھولتا رہے تو بلبلے اٹھنے تو بند ہو جاتے ہیں مگر پانی میں سے بھاپ نکلنے لگتی ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ بلبلے پہلے کیوں اٹھتے ہیں اور پھر کیوں بند ہو جاتے ہیں؟

ہوا میں ایک صفت یہ ہے کہ جہاں گرم ہوئی اوپر کو اٹھتی ہے۔ مکانوں میں روشن دان اس لیے بھی اوپر رکھے جاتے ہیں کہ لوگوں کے سانس کی ہوا گرم ہو کر اٹھے تو روشن دان کے راستے باہر نکل سکے۔

ہوا پانی میں بھی ملی رہتی ہے اور جب پانی گرم کیا جاتا ہے تو اس کے ساتھ ہوا بھی گرم ہو جاتی ہے اور پانی کا ساتھ چھوڑ کر اوپر اٹھنا شروع کرتی

باقی صفحہ ۲۷ پر ملاحظہ کریں

سخاوت

حضرت امام شافعیؒ جتنے بڑے عالم تھے اُتنے سخی بھی تھے، جہاں لوگوں کو علم سکھاتے تھے وہاں رات دن حاجتمندوں کی مدد کرتے رہتے تھے۔ ایسا کبھی ہوا ہی نہیں تھا کہ کوئی ضرورتمند آپ کے دروازے پر آئے اور خالی ہاتھ لوٹ جائے شہر میں آپ کے کئی عقیدت مند تھے جو دینار اور اشرفیاں آپ کے یہاں بھجواتے رہتے تھے، لیکن آپ یہ مال وزر اپنے گھر میں نہیں لے جاتے تھے، درویشوں میں بانٹ دیتے تھے اور خود رُوکھی سُوکھی کھا کر گزر کر لیتے تھے۔

ایک بار عید سے ایک روز پہلے آپ کی بیوی نے بتایا کہ عید کے لیے گھر میں کچھ بھی نہیں ہے کسی نہ کسی طرح روپے کا انتظام ہونا چاہیئے۔ آپ نے وعدہ کر لیا کہ شام سے پہلے پہلے روپے کا بندوبست ہو جائے گا۔ شام ہو گئی مگر کسی کے ہاں سے بھی کوئی

Taj Tahir Foundation

رقم نہ آئی۔ آپ نے اپنے دوست کے گھر اپنے غلام کو بھیجا اور ستّر دینار بطورِ قرض کے منگوا لیے۔ ستّر دینار تو آ گئے لیکن ان کے ساتھ ایک غریب آدمی بھی آ گیا اس نے بتایا کہ عید کے لیے اس کے بچوّں کے پاس مناسب کپڑے نہیں ہیں اس لیے آپ بیس دینار دے دیں تاکہ کپڑوں کا انتظام ہو جائے۔ آپ نے یہ بات سُن کر فرمایا کہ تمہاری ضرورت ایسی نہیں کہ اسے ٹال دیا جائے، بیس نہیں تیس دینار لے جاؤ اور بچوں کو کپڑے بنوا دو۔

وہ آدمی تیس دینار لے کر چلا گیا۔ ابھی وہ کچھ دور ہی گیا ہو گا کہ ایک شخص آ گیا۔ یہ شخص بھی حاجت مند تھا۔ اس نے جب اپنی حاجت بیان کی تو آپ نے وہ سارے دینار، جو باقی بچے تھے، اس کے حوالے کر دیئے۔ گھر کے اندر گئے تو بیوی نے پوچھا آپ نے عید کے لیے روپوں کا انتظام کیا؟ آپ نے فرمایا انتظام تو ہو گیا، مگر جو کچھ مِلا وہ ہم سے زیادہ حاجتمندوں کے کام آ گیا۔ یہ سُن کر بیوی خاموش ہو گئی۔ وہ آپ کی عادت سے خوب واقف تھی۔ یہ عید گزر گئی سال کے بعد دوسری عید آنے والی تھی۔ اس مرتبہ بھی بیوی نے یاد دلایا کہ دوسرے دن عید ہے، اخراجات کے لیے گھر میں کچھ نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا، اللہ دینے والا ہے، کوئی نہ کوئی انتظام ہو جائے گا فِکر کی کوئی بات نہیں ہے۔

اس دن آپ کے کئی عقیدتمندوں نے آپ کو دینار بھجوائے۔ یہ دینار ہزاروں کی تعداد میں تھے

یہ دینار آپ گھر میں لے جا سکتے تھے کیونکہ بھیجنے والوں نے آپ ہی کے لیے بھجوائے تھے مگر آپ نے یہ گوارا نہ کیا کہ آپ کے گھر میں اچھّی اچھّی چیزیں پکیں۔ آپ کے بچّے اچھّے کپڑے پہنیں اور شہر کے غریب عید نہ منائیں۔ آپ نے سارے دینار ان غریبوں کو دے دیئے جنہیں آپ جانتے تھے۔ اس وقت ایک شاگرد آپ کے پاس کھڑا تھا۔ اس نے سوال کیا جناب آپ نے اپنے لیے کچھ نہیں رکھّا کل آپ کیا کریں گے۔ آپ نے جواب دیا "اللہ مالک ہے، ابھی عید کی صبح میں کافی وقت پڑا ہے۔"

شام کے وقت آپ اپنے شاگرد کے ساتھ گھر کی طرف روانہ ہو گئے۔ شاگرد کچھ پریشان معلوم ہوتا تھا لیکن آپ کے چہرے پر فکر اور پریشانی کی کوئی بات نہیں تھی۔ گھر کے پاس پہنچے ہی تھے کہ دروازے کے پاس ایک آدمی کو کھڑے پایا۔ آپ نے پوچھا، آپ کون ہیں۔ اس آدمی نے بتایا کہ مَیں ابو حامد کا غلام ہوں۔ میرے مالک نے یہ تھَیلی آپ کی خدمت میں بھجوائی ہے اور درخواست کی ہے کہ آپ اسے قبول کر لیں۔ امام شافعیؒ نے تھَیلی لے کر غلام سے کہا کہ وہ ان کا شکریہ ابوحامد تک پہنچا دے اور غلام یہ الفاظ سُن کر چلا گیا۔

اب سنو بچوّ! امام شافعی کیا کرتے ہیں۔ ان کے ہاتھ میں تھَیلی تھی مگر وہ ابھی تک دروازے پر ہی کھڑے تھے، اور کچھ سوچ رہے تھے۔ شاگرد نے پوچھا "جناب

Taj Tahir Foundation

آپ اندر کیوں نہیں جاتے ہیں؟"

آپ نے فرمایا "میں ایک بات سوچ رہا ہوں، جس وقت مسجد کے صحن میں مَیں درویشوں کو دینار دے رہا تھا تو مَیں نے ایک شخص کو دیکھا تھا، اس نے میری طرف اس طرح دیکھا تھا جیسے کچھ کہنا چاہتا تھا مگر کہہ نہیں سکتا، اُسے یقیناً پیسوں کی ضرورت ہو گی۔ مجھے بڑا افسوس ہے کہ اس سے کچھ پوچھ نہ سکا۔ پوچھ لیتا تو کتنا اچھا ہوتا۔ اس کی حاجت پوری ہو جاتی اور مجھے بھی افسوس نہ ہوتا۔

آپ کے شاگرد نے پوچھا وہ کون آدمی تھا؟ آپ نے بتایا کہ اس نے نیلے رنگ کی چادر اوڑھ رکھی تھی اور رنگ سانولا تھا۔ اتفاق کی بات کہ آپ کا شاگرد اسے جانتا تھا۔ کسی زمانے میں وہ شہر کا بڑا رئیس تھا۔ لیکن تجارت میں بار بار نقصان ہونے کی وجہ سے اب بڑا غریب ہو گیا تھا۔ جب شاگرد نے اس آدمی کی حقیقت سُنائی تو آپ بولے،

"کیا تم مجھے اس کے گھر پر لے جا سکتے ہو؟"

شاگرد بولا مجھے حکم ماننے میں کیا عذر ہو سکتا ہے، چلیے؟

چنانچہ دونوں رات کے اندھیرے میں ایک طرف قدم اٹھانے لگے کئی بازاروں سے گزرنے کے بعد وہ ایک مکان کے سامنے جا پہنچے۔ یہی وہ مکان تھا جہاں وہ شخص رہتا تھا۔ امام شافعیؒ کے شاگرد نے دروازے پر دستک دی، وہ شخص باہر آیا۔ امام نے

اسے دیکھ کر فرمایا "کیا بات ہے آج آپ پریشان کیوں نظر آتے ہیں؟

اُس شخص نے بتایا کہ اس کے یہاں بچہ ہونے والا ہے گھر میں مناسب رقم موجود نہیں ہے سوچا تھا کہ آپ سے مانگوں مگر اتنی شرم آئی کہ آپ سے کچھ نہ کہہ سکا اور خالی ہاتھ واپس گھر آ گیا۔

امام شافعیؒ نے وہ تھیلی اس کے ہاتھ پر رکھ دی اور کہا۔ "یہ لیجئے اپنی ضرورت پوری کر لیجئے۔"

وہ آدمی کچھ کہنے بھی نہ پایا تھا کہ آپ مڑے اور اپنے شاگرد کے ساتھ چلے گئے۔ شاگرد نے پوچھا اب آپ گھر میں کیا دیں گے؟"

آپ نے فرمایا،

"عید کا کیا ہے ہر سال آتی ہے اور آتی رہے گی۔ اگر اس کی حاجت پوری نہ ہوتی تو کتنی بُری بات ہوتی"

آپ کے شاگرد نے دیکھا کہ جب آپ اس شخص کے گھر کی طرف جا رہے تھے تو بڑے فکرمند تھے لیکن اب کہ آپ لوٹ رہے تھے تو بڑے خوش اور مسرور تھے

میرزا ادیب

اعلان

اپریل ۱۹۷۱ء کا پھول خاص نمبر ہو گا۔ اس میں سیّد امتیاز علی تاج صاحب کے اپنے لکھے ہوئے اور ان کے بارے میں بہت سے مضامین ہوں گے۔

جو بچے تاج صاحب کے بارے میں کچھ لکھنا چاہتے ہیں وہ اپنا مضمون یا نظم فوراً ہمیں بھیج دیں۔

Taj Tahir Foundation

یہ کہانی آپ کے بزرگوں نے بچپن میں پڑھی ہوگی

ہوا کا غصّہ

ایک دفعہ آدھی رات کے وقت بی ہوا کی آنکھ جو کھلی تو کیا دیکھتی ہیں کہ سوائے میرے سب لوگ میٹھی نیند کے مزے لے رہے ہیں، بس جل کر کباب ہی تو ہو گئیں۔ مزاج کا پارہ ایک سو دس درجے تک پہنچ گیا۔ انہوں نے سوچا کہ دنیا میں سب لوگ میٹھی نیند کے مزے لے رہے ہیں مگر مجھ کم بخت ہی کو نیند نہیں آتی اس لیے کیوں نہ میں ان سب کو جگا دوں۔

یہ سوچ کر بی ہوا خرگوش کے گھر پہنچیں۔ دیکھتی کیا ہیں کہ سب بچّے میٹھی نیند سو رہے ہیں، میاں خرگوش اخبار پڑھ رہے ہیں اور ان کی بیگم صاحبہ کچھ سینے پرونے میں مشغول ہیں یہ دیکھ کر بی ہوا کو اور بھی غصّہ آیا چنانچہ انہوں نے چیخنا شروع کر دیا۔ اس قدر چیخیں اس قدر چلّائیں کہ سب بچّے جاگ اٹھے اور میاں خرگوش اور ان

کی بیگم گھبرا کر باہر نکل آئے کہ دیکھیں کیا ماجرا ہے۔

اب بی ہوا بی گلہری کے گھر پہنچیں۔ بی گلہری اپنے بچوّں کو سلا رہی تھیں ہوا نے وہاں جا کر پہلے کی طرح شور مچانا شروع کر دیا۔ ان کے سب بچّے جاگ اٹھے اور رونے لگے۔ آخر بی گلہری لالٹین لے کر گھر سے باہر نکلیں تاکہ معلوم کریں کیا بات ہے!

اب بی ہوا بطخوں کے گھر پہنچیں سب بطخیں مزے سے اپنے پروں میں چونچیں دبائے سو رہی تھیں ہوا کے شور سے سب باہر نکل آئیں اور "قیں قیں" کرنے لگیں

اب بی ہوا چوہیا کے گھر پہنچیں جو اپنے بچوّں کے ساتھ سو رہی تھیں ہوا کے چیخنے سے وہ بھی بچوّں سمیت باہر نکل آئیں۔

غرض بی ہوا نے سارے شہر کو سر پر اٹھا لیا۔ سب لوگ لالٹین لے کر گھروں سے باہر نکل آئے اور جب انہیں معلوم ہوا کہ یہ ساری آفت بی ہوا نے ڈھائی ہے تو انہوں نے بی صاحبہ کو سمجھانا شروع کر دیا اور آخر خالہ بلّی نے بی ہوا کو ایک چٹان پر تھپک تھپک کر سلا دیا۔ ہوا کے سو جانے کے بعد خالہ بلّی نے سب لوگوں کو ان کے گھر بھیج دیا مگر بڑی خاموشی سے؛ کیونکہ اگر بی ہوا کی آنکھ دوبارہ کھل جاتی تو معلوم نہیں وہ کیا غضب ڈھاتیں!

بنت مرزا محمد رشید صاحبہ —— ملتان

Taj Tahir Foundation

لطیفے

ایک چوڑیاں بیچنے والا آدمی چوڑیوں کی گٹھڑی کاندھے پر لادے کہیں جا رہا تھا ایک سپاہی نے گٹھڑی پر ڈنڈا مار کر پوچھا "اِس میں کیا ہے؟" چوڑی والے نے جواب دیا "اگر ایک ڈنڈا ٹوکری پر اور مار دیں تو صرف بوجھ ہی رہ جائے گا!"

نسیم سلیمی ——— ملتان

ایک دن ایک آدمی حجام کی دُکان پر حجامت بنوا رہا تھا حجام نے ابھی اس کے چہرے پر جھاگ لگائی ہی تھی کہ ایک چھوٹا سا لڑکا زور زور سے چلاتا ہوا دکان کے اندر آیا "جمیل صاحب جمیل صاحب، جلدی آیئے آپ کے مکان کو آگ لگ گئی ہے۔" وہ آدمی کرسی سے اچھل پڑا ایک

تولیہ اٹھایا اور منہ پُونچھتا ہوا حجام کی دکان سے بھاگ کھڑا ہُوا وہ کئی گز بھاگ چکا تو اچانک کھڑا ہو گیا۔ اپنی پیشانی کو دونوں ہاتھوں سے پیٹ کر کہنے لگا: "مَیں کاہے کو بھاگ رہا ہوں میرا نام تو جمیل نہیں ہے"

فرخ جمال ——— کراچی

ایک حجام نے گاہک کی شیو بناتے ہوئے پوچھا "کیوں صاحب! ہمارا اُسترا کیسا چل رہا ہے؟" گاہک اُسترا خراب ہونے کی وجہ سے تکلیف میں بیٹھا تھا۔ جل کر بولا "اگر میری شیو بنا رہے ہو تو بہت سخت ہے، اگر میری کھال کھینچ رہے ہو تو ماشاءاللہ خوب چل رہا ہے"

رفیق احمد ظفر ——— بہاولپور

گاہک "یہ کیا بلا ہے چائے یا کافی! اس میں سے تو مٹی کے تیل کی بُو آ رہی ہے"

"اوہ! مٹی کے تیل کی بُو آتی ہے تو یہ چائے ہی ہو گی ہماری کافی میں سے تو تارپین کی بُو آتی ہے!"

ناہید زیدی شیخوپورہ

بقیہ: پانی میں بُلبلے

ہے۔ پہلے پانی کا وہ حصہ گرم ہوتا ہے جو برتن کے پیندے کے ساتھ ہوتا ہے اس لیے پہلے اسی حصّے میں بُلبلے اٹھتے ہیں پھر سارا پانی گرم ہو جاتا ہے اور تمام پانی میں بُلبلے اٹھنے شروع ہو جاتے ہیں۔

جب تمام ہوا باہر نکل جاتی ہے تو پانی کھدبد کھدبد نہیں کرتا اور پانی آپ بھاپ بن بن کر اڑنا شروع کر دیتا ہے۔

سید ممتاز علی

Taj Tahir Foundation

بچوں کا ورکشاپ

پھول بچو! اس ماہ سے تمہارے لیے ایک بڑا دلچسپ اور کارآمد سلسلہ شروع کیا جا رہا ہے۔ تھوڑی سی محنت اور سوجھ بوجھ سے تم اپنے اور اپنے ہمجولیوں کے لیے کھلونے اور سجانے کی بہت سی خوبصورت چیزیں بنا سکو گے۔

آج کے مضمون میں ہم تمہیں رنگین کاغذ، کتابوں کی رنگین تصویریں، ڈاک کے پرانے ٹکٹوں اور لفافوں سے مختلف چیزیں بنانا بتائیں گے۔

اب تم وہ چیزیں اکٹھی کر لو جو اس ہفتے کے ورکشاپ میں کام آئیں گی۔ وہ چیزیں یہ ہیں: ذرا سی لئی یا گوند، قینچی، روغنی یا دوسرا رنگین کاغذ، ہوائی ڈاک کے پرانے لفافے اور ایک موٹے کاغذ کی کاپی!

۱۔ **پھول اور گلدستے:** مختلف رنگوں کے پھول اور پتیاں کاٹ کر کاپی پر گوند سے لگا دو۔ کئی ورقوں پر مختلف گلدستے بناؤ۔ رنگین کاغذ کے بجائے ڈاک کے ٹکٹ بھی پھولوں کی شکل میں لگا سکتے ہو۔ رنگین تصویروں کے بھی پھول کاٹے جا سکتے ہیں۔

۲۔ جیومیٹری کی شکلوں سے ڈیزائن

مختلف رنگ کے کاغذوں سے دائرے، چوکوریں اور تکونیں وغیرہ کاٹ کر انہیں ایک دوسرے کے قریب مختلف طریقوں سے لگا لو بہت پیارے لگیں گے۔

۳۔ **خیمہ:** ہوائی ڈاک کا لفافہ تصویر کے مطابق کاٹو لکیر والی جگہ کاٹ کر نقطوں والی جگہ سے موڑ لو دروازے دار خیمہ بن جائے گا۔ پلاسٹک کی چھوٹی گڑیاں رکھ کر لفافہ نیچے سے پھیلا کر ان پر رکھ دو ایسا

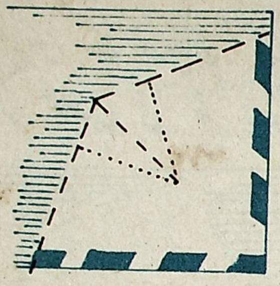

لگے گا جیسے ننھے سے خیمہ میں ننھے منے بچے بیٹھے ہیں۔

۴۔ **ہاتھی:** تصویر کی طرح لفافے کے کونے پر ہاتھی کا خاکہ بنا کر اسے کاٹ لو۔ سونڈ اور دم کی تہ مت

Taj Tahir Foundation

کاٹو۔ تیروں کے درمیان کی تہ
کاٹ کر نقطوں کی جگہ سے موڑ

لو، ہاتھی تیار ہے۔ اسے رنگین
چاک یا پنسل سے رنگ کر آنکھیں
وغیرہ بنا لو۔ نیچے کی طرف سے
پھیلا کر اسے کھڑا کر دو، ہاتھی
تیار ہے۔

آئندہ ماہ ہم تمہیں اس سے
بھی زیادہ دلچسپ چیزیں بنانا بتائیں
گے۔ اس کے لیے یہ چیزیں جن
کے نام نیچے دیئے گئے ہیں اکٹھی
کرنا ابھی سے شروع کر دو۔

کاغذ، پیپر پن، لمبی سی تیلی، قینچی
ٹیڈی پیسہ، چاک، لئی یا گوند،
رومال یا اتنا ہی بڑا کپڑا، مضبوط
دھاگہ اور بوتل کا کارک!

"پھول" کے خریدار بننے کے لیے
اس میں لگا ہوا کارڈ بھر کر بھیج
دیجئے پھر آپ کو "پھول" گھر بیٹھے
پہنچ جایا کرے گا۔

نگرانِ اعزازی: نعیم طاہر ــــ مدیر اعلیٰ: حجاب امتیاز علی ــــ ناشر: یاسمین طاہر ــــ طابع: شیخ فرحت علی کمانڈو پرنٹرز میکلوڈ روڈ لاہور

۴ عظیم بونس

الاکو کی جانب سے فخریہ اعلان
پچھلے تمام بونسوں سے بڑھ چڑھ کر

۱ صف اول کے! بیش قیمت ٹرمینل بونس

ایسی بامنافع پالیسیوں پر جو ۱۵ ستمبر ۱۹۷۰ء کے بعد تکمیل میعاد یا موت کی وجہ سے کلیم کی حقدار ہوں۔

ادا شدہ پریمیم کی مدت		فی ہزار رقم بیمہ
۱۵ سال		۱۵۰ روپیہ
۲۰ سال		۲۴۰ روپیہ
۲۵ سال		۳۵۰ روپیہ
۳۰ سال	پاکستان بھر میں سب سے زیادہ ←	۵۱۰ روپیہ

نوٹ: شرائط و ضوابط سے پالیسی ہولڈروں کو مطلع کیا جائے گا۔

۲ پاکستان بھر میں اول! یادگاری بونس

ایسی بامنافع پالیسیوں پر ریورژنری بونس جو کمپنی کے کسی ایک درج ذیل خصوصی سالانہ جشن میں شریک رہ چکی ہیں۔

		فی ہزار رقم بیمہ
سلور جوبلی	۱۹۱۷ء	۷۰ روپیہ
گولڈن جوبلی	۱۹۴۲ء	۴۵ روپیہ
ڈائمنڈ جوبلی	۱۹۵۲ء	۲۰ روپیہ
پلاٹینم جوبلی	۱۹۶۲ء	۱۰ روپیہ

۳ ہمارے بلند ترین! ریورژنری بونس

۱۹۶۷ء، ۱۹۶۸ء اور ۱۹۶۹ء کے لئے بامنافع پالیسیوں پر

پالیسی کی مدت	سالانہ فی ہزار رقم بیمہ
حیاتی (WHOLE LIFE) اور میعادی (ENDOWMENT) پالیسیاں ۳۰ سال سے زائد کے لئے۔	۳۰ روپیہ
۱۶ سال سے ۳۰ سال تک کی میعادی پالیسیوں کے لئے	۲۰ روپیہ
۱۶ سال سے کم کی میعادی پالیسیوں کے لئے۔	۱۸ روپیہ

انٹرم (INTERIM) بونس اگلے مالیاتی جائزے (VALUATION) کے اعلان سے قبل مندرجہ بالا شرح سے

۴ پاکستان بھر میں واحد!

۱۹۶۷ء، ۱۹۶۸ء، ۱۹۶۹ء کے لئے "پیڈ اپ" پالیسیوں پر بونس

بامنافع پالیسیوں کی تخفیف شدہ رقم بیمہ پر — سالانہ فی ہزار رقم بیمہ ۱۸ روپیہ

مزید تفصیلات کیلئے ہم سے رجوع فرمائیے

اپنے قیام کے ۷۹ ویں سال میں الاکو آج پھر اپنے پالیسی ہولڈروں کی
"آئیڈیل" طریقے سے خدمت کا ازسرِ نو عہد کرتی ہے
پالیسی ہولڈروں کو بونس سرٹیفکیٹ کمپنی کی جنرل میٹنگ کے انعقاد کے
بعد روانہ کئے جائیں گے۔

مثالی تحفظ | ا ل ا ک و | مثالی خدمت

آئیڈیل لائف ایشورنس کمپنی لمیٹڈ

الاکو ہاؤس - عبداللہ ہارون روڈ - کراچی

ڈیو صابن
تازہ
جیسے شبنم
DEW
WITH LANOLIN CREAM
ڈیو گلابی، سبز اور نیلے رنگوں میں بھی دستیاب ہے